اسلام بلا جماعت

سؤال: جو شخص آپ کی جماعت کے اصولوں کے مطابق حتی المقدور صحیح اسلامی زندگی بسر کر رہا ہو، وہ اگر بعض اسباب کے تحت باقاعدہ جماعت میں شریک نہ ہو تو اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب: اس کے متعلق میرا وہی خیال ہے جو احادیث سے ثابت ہے، یعنی صحیح اسلامی زندگی بغیر جماعت کے نہیں ہوتی۔ صحیح اسلامی زندگی کے لیے سب سے مقدم چیز اسلام کے نصب العین سے وابستگی ہے۔ اس وابستگی کا تقاضا یہ ہے کہ آدمی اس نصب العین کے لیے جدوجہد کرے۔ اور یہ جدّوجہد اجتماعی طاقت کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا جماعت کے بغیر کسی زندگی کو صحیح اسلامی زندگی سمجھنا بالکل غلط ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ کوئی شخص ہماری اس جماعت میں شامل نہ ہو اور کسی دوسری جماعت سے اس کا تعلق ہو جس کا نصب العین اور نظام جماعت اور طریق جدوجہد اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو۔ اس صورت میں ہمیں اس کو برسر ہدایت ماننے میں کوئی تامل نہیں ہے۔ لیکن یہ کہ سرے سے اس کی کوئی جماعت ہی نہ ہو اور وہ محض انفرادی طور پر ان طریقوں کی پابندی کرتا رہے جو شخصی کردار کے لیے شریعت میں بتائے گئے ہیں، ہمارے نزدیک صحیح نہیں ہے، اور ہم اس کو کم از کم جاہلیت کی زندگی سمجھتے ہیں۔ اسلامیت کا کم سے کم تقاضا یہ ہے کہ اگر آدمی کو اپنے گردوپیش ایسی کوئی جماعت نظر آتی ہو جو اسلام کے اجتماعی مقصد "اقامت دین" کے لیے اسلامی طریق پر سعی کرنے والی ہو، تو اسے سچے دل سے ایسی ایک جماعت کے وجود میں لانے کی سعی کرنی چاہیے اور اس کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ جب ایسی جماعت پائی جائے تو اپنی انانیت چھوڑ کر صحیح جماعتی ذہنیت کے ساتھ اس میں شامل ہو جائے۔

علم ظاہر اور علم باطن

سؤال: اسلاف کی کتب پڑھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ "علم باطنی" ایک ایسا علم ہے جو قرآن